Research Journal MA'ARIF-E AULIYA

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-2, Issue-2(July-December, 2024)

ISSN: (2311-6552)

Published:
December 30, 2024

Peaceful Coexistence: Factors and Strategies; in the light of the teachings of Sayyid-e Hujawair (may God bless him and grant him peace)

پُرامن بقائے باہمی کے لیے عوامل اور لائحہ عمل:
تعلیماتِ سیّد علی بن عثمان ہجویری رحمۃاللہ علیہ کی روشنی میں

Dr. Saleem Ullah Jundran
Principal Government High School, Mandi Bahauddin

Abstract

Struggle for peace and co-existence is the utter need of hour in the current review of global village setting of the world. Sayyed Ali Hujweri (May God bless him and grant him peace) is the very strong spokesman and significantly practical personage for the propagation of peace promotional co-existence theory in the world. In the light of Qur'an, Hadith, Islamic Caliphate and Islamic history, Sayyed-e-Hujwer *Rehmat Ullah alaih* presents practical examples for the promotion of peace, affection, humane attitude, respect and regard for the humanity. He lays special emphasis upon '*Ulama*, *Umara* and *Fuqara*' for acquiring the condition of co-existence and peace in the society. Sayyed-e-Hujweri *Rehmat Ullah alaih* identifies the most important role of foot, tongue, eye and mouth for acquiring the state of peace and stability in the society. He points out specific tools for the acquisition of this peaceful state, i.e. cleanliness, brotherhood, forgiveness, sincerity, repentance, sacrifice, patience, thankfulness, truthfulness, trust in Allah Almighty, Knowledge (Ilm-e-Nafeh), loyalty, harmony, noble company, Dua'(Prayer) and prostration to Allah Almighty. This paper contains a picture of "Peace-Tree" in the light of "*Kashf-ul-Mahjoob*''.

This paper has special curricular significance for the subject of Islamic Studies, Social Studies, Religious Studies, Civics and Education. Methodologically, this paper has been written through content analysis of Sayyed Ali Hujweri '*Rehmat-Ullah alaih's* world famous spiritual work. "*Kashf-ul-Mehjoob*".

Key Words: Peace, Co-existence, Kashf-ul Mehjoob, Brotherhood, ffection, humane attitude, Loyalty, Iman and Taqwa (Piety), harmony.

پُر امن بقائے باہمی اور اخوت و محبت، اسلام کا اہم عنوان اور تصوف کی نمایاں پہچان ہے۔ حضرت سیّد علی بن عثمان ہجویری المعروف حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ تصوف کے رموز و افکار پر مشتمل اپنی شہرہ آفاق تصنیف "کشف المحجوب" میں جابجا اس کا نہایت دل نشیں بیان ہے اور نفاق سے اللہ کی پناہ کا بر ملا اعلان ہے۔ نفاق سے بچنے کے لیے سید علی ہجویریؒ یہ دعائے نبوی ﷺ عرض کرتے ہیں:

اَللّٰھُمَّ طَھِّرْ قَلْبِیْ مِنَ النِّفَاقِ (1)

"اے اللہ! میرے دل کو منافقت سے (ہمیشہ) پاک رکھنا۔"

حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ سے لوگوں نے پوچھا کہ کس چیز میں رضائے الٰہی ہے؟۔۔آپ نے فرمایا:

فِیْ قَلْبٍ لَّیْسَ فِیْہِ غُبَارُ النِّفَاقِ (2)

"ایسے دل میں جہاں نفاق کا غبار تک نہ ہو۔"

کیونکہ نفاق، وفاق کے خلاف ہے اور رضا عین وفاق ہے۔

حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

"محبت کو نفاق سے دُور کا بھی علاقہ (تعلق) نہیں ہے اور نہ وہ محل رضا ہے محبانِ الٰہی کی صفت، رضا ہے اور دشمنانِ خدا کی صفت نفاق۔" (3)

"کشف المحجوب" کا حرف حرف، لفظ لفظ، سطر سطر اور ورق ورق، ایثار و محبت، رواداری، نیک خوئی، اخلاص، انس، صبر، شکر، توکل، ایمان، یقین، تقویٰ، رضا، وفاق، تسکین، راحت، حیا اور عقبیٰ کے بیان سے سرشار ہے۔ اخلاص پر مبنی، باہمی تعلق کا جو انداز "کشف المحجوب" کے بیان سے عیاں ہے، وہ شاید ہی کسی اور فلسفی نے پیش کیا ہو۔ مثلاً آپ لکھتے ہیں:

- "دوست کے حق میں ایثار کرنا سراسر راحت ہی راحت ہے۔"
- "جو دل محبت سے خالی ہو وہ دل برباد و ویران ہے۔"

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-2, Issue-2(July-December, 2024)
ISSN: (2311-6552)

- ''خلق کے ساتھ نیک خوئی یہ ہے کہ حق تعالیٰ کی رضا کی خاطر مخلوق کی محبت کا بار برداشت کرے۔''
- ''بغیر مانگے دینا یہ ہے کہ جب کسی کی احتیاج معلوم ہو جائے تو اُسے سوال کرنے کی ذلت کا موقع نہ دے۔''(4)

امن بقائے باہمی کے لیے دنیا کو صفحۂ ہستی سے جو سب سے عمدہ، سب سے پائدار، سب سے مفید اور سب سے زیادہ مؤثر نمونہ،ماڈل اور فریم ورک دستیاب ہو سکتا ہے، وہ یقیناً بھائی چارہ اور اخوت کا وہی ماڈل ہے جو رسول اکرم نور مجسم ﷺ نے ہجرتِ مدینہ کے موقع پر تشکیل دیا تھا۔ اُس سے بڑھ کر پُر خلوص بھائی چارے، بھائی بندی اور اخوت و محبت کی عملی مثال تعمیر معاشرہ تشکیل معاشرہ بقائے باہمی کے حوالہ سے کہیں اور مل ہی نہیں سکتی۔ ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی (م: 2003ء) اپنے مضمون ''حضرت داتا گنج بخشؒ اور اخوّتِ اسلامیہ'' میں رقم طراز ہیں کہ حضرت داتا گنج بخشؒ نے سالکینِ راہ کو اخوتِ اسلامیہ کے جذبہ سے عملی طور پر سرشار کرنے کے لیے ''کشف المحجوب'' میں جابجا تلقین فرمائی ہے۔ مثلاً آپ لکھتے ہیں:

''بھائی زیادہ بناؤ بلاشبہ تمہارا رب حی و کریم ہے وہ اپنے کرم کی حیا سے قیامت کے روز بھائیوں کے سامنے اپنے بندے کو عذاب نہیں دے گا۔''

''سب کے لیے حکم ہے کہ دو مسلمان بھائیوں کے درمیان مہربانی اور لطف کی فضا پیدا کریں تا کہ کسی کا دل دوسرے سے آزردہ نہ ہو۔''(5)

آپ کا یہ فرمان اور پیغام، پُرامن بقائے باہمی کے لیے اکسیر کامل کی حیثیت رکھتا ہے۔آپ تاکید فرماتے ہیں:

''ہر شخص کو اس کا صحیح درجہ دے۔ بڑوں کی تعظیم کرکے اپنے جیسوں سے خوش دلی اور بچوں سے شفقت کے ساتھ پیش آئے۔ بڑوں کو والدین کا درجہ دے۔ ہم عمروں کو بھائی سمجھے اور بچوں کے ساتھ اولاد کا سا برتاؤ کرے۔''(6)

''عمر رسیدہ لوگ نوجوانوں کو اپنے اوپر ترجیح دیں اس لیے کہ نوجوان دنیا میں نووارد ہیں۔ اُن کے گناہ کم ہیں نوجوان عمر رسیدہ لوگوں کو اپنے اوپر فضیلت دیں کہ وہ عبادتِ الٰہی اور خدمت میں اُن سے مقدم ہیں۔''(7)

پُرامن بقائے باہمی کی کیفیت کے حصول کے لیے ''خُذِ العَفْوَ وَامُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ'' موثر ترین تکنیکاتِ عمل ہیں۔ سید علی ہجویریؒ ''کشف المحجوب'' میں یہ واقعہ پیش کرتے ہیں کہ:

''ایک صحابیؓ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا: ہمیں اخلاقِ محمد ﷺ کے متعلق کچھ سنائیں۔ آپؓ نے فرمایا: قرآن میں دیکھ لے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کے اخلاق کی خبر دی اور فرمایا ہے:

''خُذِ العَفْوَ وَامُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ''

''اے محبوب! درگزر فرمانے کی خصلت کو پکڑے رہو اور لوگوں کو بھلائی کرنے کی ترغیب فرماؤ اور جاہلوں

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-2, Issue-2(July-December, 2024)
ISSN: (2311-6552)

سے علیحدگی اوراعراض کرو۔"[8]

درگزر کی خصلت، بھلائی کی رغبت اور جاہلوں سے فرقت پُرامن بقائے باہمی کے لیے بنیادی خشت کی حیثیت رکھتے ہیں۔

استاد کا وجودِ مسعود بھی معاشرے میں نظریات اور قدریات کی تعمیر اور فروغ میں کلیدی حیثیت کا حامل ہے۔ سید علی ہجویریؒ،انس ومحبت کے داعی بھی ہیں اور خود انس ومحبت کے خو گر بھی۔ وہ "کشف المحجوب" میں اپنے استاذ گرامی ابوالعباس بن محمد شقانی رحمۃاللہ علیہ کے بارے لکھتے ہیں:

"مجھے اُن سے بہت انس تھی اور آپ کی مجھ پر انتہائی خلوص بھری شفقتیں ہوتی تھیں۔"[9]

معاشرہ میں استاذ کے وجود کے ساتھ ساتھ آپؒ درج ذیل تین قسم کے طبقات کا خصوصی ذکر کرتے ہیں:

1۔ علماء

2۔ امراء

3۔ فقراء

اس ضمن میں سیّد علی ہجویریؒ "کشف المحجوب" میں رقم طراز ہیں:

"جب علماء میں فساد پیدا ہو گا اطاعتِ الٰہی اور شریعتِ مطہرہ میں فساد ہو جائے گا۔"

"جب امراء میں فساد آگیا تو لوگوں کی معاش خراب ہو جائے گی۔"

"جب فقراء بگڑ گئے تو لوگوں کے اخلاق وعادات خراب ہو جائیں گے۔"

اس کے بعد آپ تینوں طبقات میں فساد کی وجہ کی نشاندہی بھی فرماتے ہیں۔ آپ کا تجزیہ ملاحظہ ہو:

"علماء کا طمع، بے دینی وریا کی وجہ سے ہو گا۔"

"جورِ (ظلم) ملوک، بے علمی کی وجہ سے ظہور پذیر ہوتا ہے۔"

"فقر میں ریاست طلبی، بے توکّلی کی وجہ سے آئے گی۔"[10]

جس معاشرہ میں فساد ہو گا وہاں امن برباد ہو گا۔ پُرامن بقائے باہمی کے لیے ان تینوں طبقات کو اُن اسباب اور وجوہات کو پیشِ نظر رکھنا ہو گا، جو ان تینوں طبقات میں فساد کے جنم لینے کا باعث بنتے ہیں۔

سید علی ہجویریؒ مختلف نامزد، اکابر طبقات (گروہوں) میں فساد کے فروغ اور اُن کی وجوہات کا پتہ دینے کے ساتھ ساتھ

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-2, Issue-2(July-December, 2024)
ISSN: (2311-6552)

افقی سطح پر فساد کا یہ تجزیہ پیش فرماتے ہیں۔آپ لکھتے ہیں:

”جس شخص کی طبیعت میں فساد ہوتا ہے وہ جو کچھ سنتا ہے، وہ سب فساد بن جاتا ہے۔“

آپ نصیحت فرماتے ہیں:

”کوشش کرو کہ نہ تم خود برائی میں پڑو اور نہ لوگوں کو برائی میں ڈالو۔“(11)

پُر امن بقائے باہمی کی راہ میں حائل رکاوٹوں کی آپ مزید نشاندہی فرماتے ہیں۔آپ تجزیہ فرماتے ہیں:

○ ”شہرت میں فتنہ ہوتا ہے۔“
○ ”خلافِ معنی دعویٰ کرنا جھوٹ و کذب ہے۔“
○ ”طمع و شہوت موجبِ وحشت ہے۔“
○ ”نفس تمام شر اور برائی کا سرچشمہ ہے۔“
○ ”اپنی ذات سے آرام پانا تو سراسر نکما پن ہے۔“
○ ”ارتکابِ خطا معصیت غایت درجہ قبیح فعل ہے۔“
○ ”اللہ تعالیٰ ظالم قوموں پر ہدایت کے دروازے بند کر دیتا ہے۔“(12)

شہرت، طمع و شہوت، معصیت، کذب، نکما پن، ظلم، یہ سب امن کی راہ میں رکاوٹ ہیں۔امن کی تلاش میں فتنوں سے نجات اور خلاصی کیسے مل سکتی ہے؟آئیں درِ سید ہجویرؒ سے اس کا پتہ پائیں۔ملاحظہ ہو آپ کی پند و نصیحت:

○ ”قدموں کی درستگی خطرات سے محفوظ رہنے کی نشانی ہے۔“
○ ”جس نے زبان کو سچائی کا عادی بنالیا۔وہ زبان کے فتنہ سے محفوظ ہو گیا۔“
○ ”جس نے آنکھ سے درست کام لیا وہ نظر کے فتنہ سے محفوط ہو گیا۔“
○ ”جس نے خوراک میں توکل کیا وہ لذتِ طعام کے فتنہ سے محفوظ ہو گیا۔“(13)

زبان،، دہن، آنکھ اور قدم فتنوں سے حفاظت کے لیے آلاتِ مجرّب ہیں اور امن کے فروغ کے لیے یہ آلاتِ موثر ہیں۔ سید علی ہجویریؒ کی تعلیمات کا مطالعہ اور اُن پر عمل دنیا و آخرت کی عافیت کی راہ دکھاتا ہے۔اندیشوں اور خطرات کے چنگل سے نکال کر امن، سکون، راحت اور فلاحِ دارین کی وادی کی طرف رہنمائی فرماتا ہے۔آپ اپنی شہرہ آفاق معرکۃ الآرا تصنیف میں حضرت بایزید بسطامی کا یہ فرمان رقم کرتے ہیں:

Research Journal MA'ARIF-E AULIYA
Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-2, Issue-2(July-December, 2024)
ISSN: (2311-6552)

''جب دنیا کا اندیشہ میرے دل میں گزرتا ہے تو میں وضو کرتا ہوں اور جب عقبیٰ کی فکر میرے دل پر آتی ہے تو میں غسل کرتا ہوں۔''(14)

ہجویری تصورِ امن، ہجویری بقائے باہمی ماڈل، ہجویری تصوّرِ تسکین و راحت، ہجویری منصوبۂ امن و آشتی اور ہجویری نظریۂ امنِ عامہ میں ابتدائے عمل سے ہی طہارت کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ جہاں دنیا کا اندیشہ آنے پر وضو کی ترغیب ہو اور عقبیٰ کی فکر پر غسل کی تاکید ہو وہاں طہارت کے اجزائے ترکیبی کی معنویت بھی ہجویری نقطۂ نظر میں بڑی منفرد قسم کی ہے۔ مثلاً آپ ذکر فرماتے ہیں:

''پس ہاتھ دھوئے تو دل کو بھی دنیا کی محبت سے دھو ڈالے۔''

''منہ میں پانی ڈالے تو اُس سے ناجائز چیزوں کو سونگھنا بھی خود پر حرام کر دے۔''(15)

سید علی ہجویریؒ ''کشف المحجوب'' میں طہارت اور مقامِ محبت کا تعلق خوب اُجاگر کرتے ہیں۔ طہارت کی فضیلت میں آپ مندرجہ ذیل آیتِ قرآن سے استشہاد فرماتے ہیں:

''اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَھِّرِیْنَ۔''

''بے شک اللہ بہت توبہ کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے اور خوب پاکیزگی اختیار کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے۔''(البقرہ:222)

اسی طہارت کے عنوان کے تحت ہی سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ ایک حدیثِ مبارکہ سے استنباط فرماتے ہیں:

حضور ﷺ نے اپنے ایک صحابی کو فرمایا:

''دُمْ عَلَی الْوُضُوْءِ یُحِبُّکَ حَافِظُکَ''

''ہمیشہ باوضو رہ تیرا محافظ تجھے محبوب رکھے گا۔''(16)

یعنی طہارت کے حصول پر محافظ حقیقی عزّوجلّ کی طرف سے عطائے محبت کی نوید مسرت ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کا محبوب ٹھہرتا ہے وہ یقیناً مخلوق خدا میں بھی امن اور محبت کا ہی علم بردار ہوتا ہے۔ لہٰذا امن بقائے باہمی کی راہ پر چلنے والوں کو اپنی ظاہری و باطنی طہارت کا دامن لازمی تھام کر آگے بڑھنا ہوگا۔ ظاہری و باطنی طہارت، محبت کی شرط ہے۔

پُرامن بقائے باہمی کے عمل میں باہمی تعلقات، میل ملاپ، معاملات اور اشتراکات نہایت اہمیت کے حامل ہیں۔ اس تناظر میں سید علی ہجویریؒ کی ''کشف المحجوب'' کا مطالعہ اختصاصی اہمیت کے حامل رہنما خطوط عطا کرتا ہے۔ مثلاً ''صحبت اور

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-2, Issue-2(July-December, 2024)
ISSN: (2311-6552)

متعلقاتِ صحبت'' کے باب میں یہ واقعہ درج ہے کہ حضرت مالک بن دینارؒ نے اپنے داماد' مغیرہ بن شعبہ کو کہا:

ترجمہ: ''اے مغیرہ! جس بھائی اور یار سے تجھے اس کی صحبت میں فائدہ اخروی نہ ہو اُس کے پاس نہ بیٹھ۔ ایسے شخص کی صحبت تجھ پر حرام ہے۔''(17)

اسی تناظر میں وہاں درج حدیثِ رسول ﷺ ملاحظہ ہو:

''اَلْمَرْءُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِهٖ فَلْیَنْظُرْ اَحَدُکُمْ مَنْ یُّخالِلُ''

''انسان اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے تو دیکھنا چاہیے تمہیں کہ کون کس سے محبت رکھتا ہے۔''(18)

دوستی اور باہمی تعلق کے موضوع کو ''کشف المحجوب'' میں بڑے اختصاص کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ جزئیات کی حد تک اس پر صراحت موجود ہے۔ یہی چیز پُر امن بقائے باہمی کے لیے منزل کا پتہ دیتی ہے۔ حقیقی دوستی جس میں پُر امن بقائے باہمی کے لیے نقصِ امن کا شائبہ تک بھی نہیں ہو سکتا اس دوستی کی بنیاد کے معیار کی اک جھلک تعلیماتِ ہجویری میں ملاحظہ فرمائیں:

''وہ دوست بہت بُرا ہے جس کا دوست، دوست سے اس امر کی احتیاج کرے کہ اس سے کہا جائے کہ اپنی دعا میں مجھے یاد رکھنا اس لیے کہ ایک ساعت کا حقِ صحبت ہمیشہ یار کی دعا کا مقتضی ہے۔''(19)

حضرت سید علی ہجویریؒ ایک حکایت میں بیان کرتے ہیں کہ ایک مرد کعبہ کے طواف میں کہہ رہا تھا:

''الٰہی! میرے بھائیوں کو صالح کر دے اُسے لوگوں نے کہا، اس مقام پر تُو اپنے لیے دعا کیوں نہیں کرتا بلکہ بھائیوں کے لیے دعا کرتا ہے۔''

اس نے جو وہاں جواب دیا وہ ہجویری تصوّرِ امن کا مرکز و محور ہے اور پُر امن بقائے باہمی کے لیے نکتۂ خاص کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس آدمی کے جواب کے الفاظ اور معانی پر غور فرمایئے۔ وہ یوں گویا ہوا:

''اے بھائی! جب میں اُن میں جاؤں گا اگر وہ صالح ملے تو میں بھی اُن کی صالحیت سے صالح ہوں گا اور اگر وہ فسادی رہے تو میں بھی اُن کے فساد سے مُفسد ہو جاؤں گا۔''(20)

''ہجویری ماڈل پُر امن بقائے باہمی'' کے اندر ایک مسلمان بھائی اپنے سب مسلمان بھائیوں کے کہے بغیر اُن سب کے صالح بننے کے لیے ہمیشہ دعا کی حالت میں ہے اور وہ بخوبی آگاہ ہے کہ میرے معاشرہ میں امن تبھی قائم ہو گا جب میرے سارے بھائی صالح بن جائیں گے، اگر اُن میں کوئی فسادی رہا تو پھر میرے بھی مفسد ہونے کا خطرہ موجود رہے گا۔

''ہجویری تصوّرِ امن اور بقائے باہمی'' کے اندر دوست کے ساتھ ساتھ' دشمن کا بھی اک واضح کردار متعیّن ہے، اُسے

بھی ایک حوالہ سے ''اصل دوست'' قرار دیا گیا ہے جس سے زندگی کی رونق باقی ہے۔ جس سے انسان کی خوابیدہ صلاحیتیں اُجاگر ہوتی ہیں۔

وسطِ ایشیا کے شہر ''مرو'' سے ایک نوجوان حضرت سیّد علی ہجویریؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں دشمنوں کی صفوں میں محصور ہوں، مجھے دشمنوں میں زندگی بسر کرنے کا کوئی طریقہ سکھادیں۔ آپؒ نے اس نوجوان کو جو پند و نصیحت فرمائی، اُس کو علاّمہ اقبال نے ''اسرارِ خودی'' میں یوں قلم بند فرمایا ہے:

راست می گویم عدو ہم یار تُست
ہستی اُو رونقِ بازار تُست
کشتہ انساں را عدو باشد سحاب
ممکناتش را بر انگریزد شواب

''دراصل تیرا دشمن ہی تیرا دوست ہے، اُس کے وجود سے تیری زندگی کی رونقیں ہیں، کشتِ انسان کے لیے دشمن کا وجود ابرِ بہار کی طرح ہے جس سے اُس کی خوابیدہ صلاحیتیں بیدار ہوتی ہیں۔''(21)

پُر امن بقائے باہمی کے لیے معاشی استحکام کی بھی اپنی اہمیت ہے۔ معاشی ترقی، دنیا میں فراخی کی بھی اپنی اہمیت ہے۔ معاشی ترقی اور دنیا کی فراوانی کے ضمن میں ''کشف المحجوب'' کے ساتویں باب ''صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم'' کے بیان میں حضرت سید علی ہجویریؒ، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے مروی ایک دعا پیش کرتے ہیں:

''اَللّٰھُمَّ ابْسُطْ لِیَ الدُّنْیَا وَ زَھِّدْنِیْ فِیْھَا''

''الٰہی میرے لیے دُنیا فراخ فرمادے اور مجھے دُنیا سے زاہد رکھ یعنی جب مجھ پر دنیا فراخ ہو جائے تُو مجھے اُس کی آفتوں سے محفوظ رکھ۔''(22)

زن، زر، زمین اور مال و اولاد پر جھگڑے عام دیکھے جاتے ہیں یہاں دعائے صدیق اکبرؓ یاد رکھنے اور عمل کرنے کے لائق ہے۔ صورتِ حال کی تنزّلی پر حالات کی ترقی کے لیے اپنے گھر، دفتر، گلی، محلہ، بازار، سفر، حضر، ہر جگہ اچھائی بھلائی نیکی امن کی طرف قدم ہم کب اٹھائیں گے؟ سید علی ہجویریؒ نے ''کشف المحجوب'' میں حضرت امیر المومنین سیدنا صدیق اکبرؓ کی جھنجھوڑ دینے والی آواز ہم تک پہنچائی ہے۔ وہ الفاظ درج ذیل ہیں:

’’دَارُنَا فَانِیَۃٌ وَ اَحْوَالُنَا عَارِیَۃٌ وَ اَنْفَاسُنَا مَحْدُوْدَۃٌ وَ کَسْلُنَا مَوْجُوْدَۃٌ‘‘

’’ہمارا گھر فانی ہے، ہمارے حالات پرائے ہیں، ہمارے گنتی کے سانس ہیں اور ہماری سُستی بدستور موجود ہے۔‘‘(23)

جب جان لیا کہ جو چیز عاریتاً ملتی ہے وہ دوسرے کی ملک ہوتی ہے تو پھر اس فانی گھر، پرائے حالات اور گنتی کے سانسوں میں کسی دوسرے کی اِملاک پر ناجائز تصرّف اور دوسروں کے جان و مال کو گزند پہنچانا کتنی حماقت ہے اور کس قدر ہلاکت کے مترادف ہے؟

آج امن کے متلاشی کہاں پھنس گئے۔۔۔’’کشف المحجوب‘‘میں حضرت سیّد علی بن عثمان ہجویریؒ، حضرت ابو بکر واسطیؒ کا بیان کردہ حالات کا تجزیہ پیش کرتے ہیں جو کہ موجودہ حالات پر بھی صادق نظر آتا ہے۔اس تجزیاتی منظر میں ہم اپنا جائزہ لیتے ہیں۔حضرت ابو بکر واسطیؒ کی پیش کردہ تصویر پر غور فرمایئے۔آپؒ لکھتے ہیں:

> ’’ہم ایسے دور میں پھنس گئے جس میں نہ تو اسلام کے آداب ہیں اور نہ جاہلیت کے اخلاق ہیں اور نہ عام انسانی شرافت کے طور طریق۔‘‘
>
> ’’اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایسے زمانے میں پیدا فرمایا ہے کہ لوگوں نے اپنی خواہشات کا نام شریعت، حُبِّ جاہ کا نام عزّت، تکبر کا نام علم اور ریاکاری کا نام تقویٰ رکھا لیا ہے اور دل میں کینہ کو چھپانے کا نام حلم، مجادلہ کا نام مناظرہ، بیوقوفی کا نام عظمت، نفاق کا نام وفاق، آرزو و تمنّا کا نام زُہد، ہذیانِ طبع کا نام معرفت، نفسانیت کا نام محبت، اِلحاد کا نام فقر، انکارِ وجود کا نام صفوت، بے دینی و زندقہ کا نام فنا اور نبی کریم ﷺ کی شریعت کو ترک کرنے کا نام طریقت رکھ لیا ہے۔‘‘(24)

لائحہ عمل:

’’کشف المحجوب‘‘ سے پیش کی گئی ان مباحث کی روشنی میں ’’پُرامن بقائے باہمی‘‘ کے حصول کے لیے لائحہ عمل کے طور پر مندرجہ ذیل تدابیر مفید، مؤثر اور معاون ثابت ہو سکتی ہیں:

۱۔ نفاق سے قلب کی پاکی کی دُعا کی جائے۔

۲۔ نفاق کے غبار تک کو بھی دل میں داخل نہ ہونے دیا جائے۔

۳۔ دل کو خلقِ خدا کی محبت سے آباد کیا جائے۔

۴۔ دل میں طمع کو ہر گز جگہ نہ دی جائے۔

۵۔ دوست کے حق میں ایثار کیا جائے۔

۶۔ مسلمان بھائیوں کے درمیان لطف و مہربانی کی فضا پیدا کی جائے۔

۷۔ ہر شخص کو اُس کا صحیح درجہ، مقام اور رتبہ دیا جائے۔

۸۔ طلبہ اپنے اساتذہ سے اُنس رکھیں۔

۹۔ علماء، بے دینی وریا سے دُور رہیں۔

۱۰۔ امراء بے علمی کا شکار نہ ہوں۔

۱۱۔ فقراء، ریاست طلبی کی طرف دھیان نہ دیں۔

۱۲۔ درگزر کرنے کی خصلت اپنائی جائے۔

۱۳۔ جاہلوں سے اِعراض برتا جائے۔

۱۴۔ شہرت اور شہوت کے فتنہ سے بچیں۔

۱۵۔ خلافِ معنٰی دعویٰ سے گریز کریں۔

۱۶۔ زبان، آنکھ اور قدم سے درست کام لیں۔

۱۷۔ حُبِّ دنیا کے اندیشہ سے بچنے کے لیے وضو کا مسلسل اہتمام رکھیں۔

۱۸۔ اللہ کے حضور توبہ کو اپنا شعار بنائیں۔

۱۹۔ صحبت اس دوست کی رکھیں جس میں اُخروی فائدہ لازم ہو۔

۲۰۔ نیک دُعا سب بھائیوں کے لیے کریں۔

۲۱۔ ذاتی خواہشات کو شریعت کا درجہ نہ دیں۔

۲۲۔ امن دشمنی سے مرعوب نہ ہوں، بلکہ اپنی خوابیدہ صلاحیت اُجاگر رکھیں۔

۲۳۔ فانی گھر اور گنتی کی سانسوں میں رہتے ہوئے سُستی بالکل ترک کر دیں۔

۲۴۔ اللہ تعالیٰ سے استعانت اور توفیق کی استدعا مسلسل کرتے رہیں۔

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-2, Issue-2(July-December, 2024)
ISSN: (2311-6552)

ماحصل:

سید علی بن عثمان ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی یہ تعلیمات "پُرامن بقائے باہمی" اور اخوّت کے فروغ کے لیے ضمانت (Guarantee) کی حیثیت رکھتی ہیں، بشرطیکہ ان پر پوری طرح عمل پیرا ہوا جائے!

حوالہ جات:

1۔ ہجویری، علی بن عثمانؒ، کشف المحجوب، مترجم: ابوالحسنات سید محمد احمد قادری، مرکز معارفِ اولیاء دربار حضرت داتا گنج بخشؒ لاہور، محکمہ اوقاف ومذہبی امور پنجاب، ۲۰۱۵ء، ص:۴۸
2۔ ہجویری، علی بن عثمانؒ، کشف المحجوب، مترجم: الحاج مفتی غلام معین الدین نعیمی، (سن ندارد)، بابا پبلشرز اُردو بازار لاہور، ص ۱۸۰
3۔ ایضاً
4۔ جندران، سلیم اللہ، ڈاکٹر، پیرِ کامل رحمۃ اللہ علیہ کے سنہری اقوال، مرکز معارفِ اولیاء دربار حضرت داتا گنج بخشؒ لاہور، محکمہ اوقاف ومذہبی امور پنجاب، (۲۰۲۰ء)، ص:۷۹، ۷۴، ۶۱، ۸۲
5۔ قریشی، محمد اسحاق، ڈاکٹر، مقالہ بعنوان: "مرقدِ اُو پیرِ سنجر را حرم"، مشمولہ "معارفِ اولیاء"، جنوری ۲۰۱۱ء، ص:۹۔۱۶
6۔ صدیقی، بشیر احمد، ڈاکٹر، مقالہ بعنوان: "حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ اور اخوتِ اسلامیہ"، مشمولہ "معارفِ اولیاء"، اپریل ۲۰۰۳ء، ص:۵۶۔۵۹
7۔ ایضاً
8۔ ہجویری، علی بن عثمانؒ، کشف المحجوب، مترجم: ابوالحسنات سید محمد احمد قادری، ص:۱۵۰
9۔ ایضاً، ص:۳۰
10۔ ایضاً، ص:۳۰۰۔۳۰۱
11۔ جندران، سلیم اللہ، ڈاکٹر، پیرِ کامل رحمۃ اللہ علیہ کے سنہری اقوال، ص:۱۵
12۔ ایضاً، ص:۱۲۰، ۱۱۹، ۱۱۸، ۸۸، ۱۰۶
13۔ ایضاً، ص:۱۱۲
14۔ ہجویری، علی بن عثمانؒ، کشف المحجوب، مترجم: ابوالحسنات سید محمد احمد قادری، ص:۴۸۸
15۔ ایضاً، ص:۴۸۶۔۴۸۷
16۔ ایضاً، ص:۴۸۶
17۔ ایضاً، ص:۵۵۰
18۔ ایضاً
19۔ ایضاً

20۔ ایضاً، ص:۵۵۱

21۔ بخاری، طاہر رضا، ڈاکٹر، ''حرفِ حقیقت''، مجلہ ''معارفِ اولیاء''خصوصی اشاعت، بسلسلہ ۹۷۳واں عرس حضرت داتا گنج بخشؒ، مرکز معارفِ اولیاء لاہور، ص:۷۔۸

22۔ ہجویری، علی بن عثمانؒ، کشف المحجوب، مترجم: ابوالحسنات سید محمد احمد قادری، ص:۱۸۹

23۔ ایضاً، ص:۱۸۹

24۔ ہجویری، علی بن عثمانؒ، کشف المحجوب، مترجم: الحاج مفتی غلام معین الدین نعیمی،، ص:۶۴